السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نصیحت اور یاددہانی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نصیحت اور یاددہانی

یہ تحریر ہر اس مسلمان کے نام ہے جس کی نظر سے گزرے اللہ تعالی ہم سب کو اپنے مومن بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان لوگوں کے راستے سے بچائے جن پر وہ غصے ہوا نیز گمراہوں کے راستے سے بھی بچائے۔ آمین!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔اما بعد:

اس تحریر کا باعث آپ کی ہمدردی وخیر خواہی، اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنے کی وصیت، دنیا وآخرت میں نفع دینے والے امور کی ترغیب اور ایسے کاموں سے، بچانے (متنبہ اور چوکنا کرنے) کی تلقین کرنا ہے جو دنیا وآخرت میں تمہارے لئے نقصان دہ ہوں تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل ہو سکے :

(وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدۃ۵/۲

''نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

نیز اس ارشاد باری تعالی پر ہم عمل پیرا ہو سکیں :

(وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر۱۰۳/۱۔۳

''عصر کی قسم! یقینا تمام انسان نقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے نیکی اور تقوی کے کاموں میں تعاون کرنے کا حکم دیا ہے نیز گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون نہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور جو شخص ایسا نہ کرے اسے سخت عذاب کی وعید بھی سنائی ہے اور اس مختصر مگر جامع سورہ مبارکہ۔۔۔۔۔سورہ العصر۔۔۔۔۔میں اللہ تعالی نے ہمیں بتایا ہے کہ تمام لوگوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (۱) ناکام ونامراد اور (۲) کامیاب وبامراد۔ پھر فرمایا کامیاب اور بامراد وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے، آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے، تو جس شخص میں یہ چاروں صفات جمع ہو جائیں وہ مکمل طور پر کامیاب وکامران اور دنیا وآخرت کی ابدی سعادت اور عزت ونجات سے شادکام (ہمکنار) ہے اور جو شخص ان صفات سے جس قدر محروم ہوگا وہ اسی قدر کامیابی وکامرانی سے بھی محروم ہوگا اور اپنی کمی وکوتاہی اور واجبات سے غفلت واعراض کے مطابق خسارہ نقصان اور شر وفساد سے دوچار ہوگا۔ لہذا اے اللہ کے بندو! اپنے اللہ سے ڈر جاو، کامیاب وکامران لوگوں کے اخلاق کو اختیار کرو، آپس میں ایک دوسرے کو بھی اسی کی تلقین کرو، خسارہ نقصان اٹھانے والوں کی صفات اور مفسدین کے اعمال سے بچو، ان کے ترک کر دینے کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور لوگوں کو ان اعمال سے بچاو تاکہ نجات، سلامتی اور عافیت کی کامیابی وکامرانی سے بہرہ ور ہو سکو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''دین ہمدردی وخیر خواہی کا نام ہے۔'' ''دین ہمدردی وخیر خواہی کا نام ہے، دین ہمدردی وخیر خواہی کا نام ہے، عرض کیا گیا کس کے لئے ہمدردی وخیر خواہی؟ فرمایا: ''اللہ کے لئے'' اللہ کی کتاب کے لئے، اللہ کے رسول کے لئے، مسلم حکمرانوں کے لئے اور عامة المسلمین کے لئے!''

سب سے اہم امور جن کے لئے ہمدردی وخیر خواہی اور تلقین وتاکید ضروری ہے وہ اللہ تعالی کی کتاب اور اس کے نبی امین ﷺ کی سنت کی تعظیم کرنا، ان کے دامن کو مضبوطی سے تھامنا اور تمام احوال میں لوگوں کو انہی کی طرف دعوت دینا ہے کیونکہ دنیا وآخرت میں سعادت، ہدایت اور نجات حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی تعظیم نہ کی جائے اور وفات تک صبر واستقامت کے ساتھ اعتقاد اور قول وعمل کو انہی کے ساتھ وابستہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے، ہر خیر وبھلائی کو اسی کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے اور اللہ اور اس ک رسول ﷺ کی معصیت کی صورت میں دنیا وآخرت کے طرح طرح کے عذابوں، ذلتوں اور رسوائیوں کی وعید سنائی ہے، جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے :

(قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (النور۲۴/۵٤

''اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اللہ کی فرماں برداری کرو اور رسول (اللہ) کے حکم پر چلو، اگر تم منہ موڑو گے تو رسول پر (اس چیز کو ادا کرنا) ہے جو ان کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم ان) کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا راستہ پالو گے اور رسول اللہ کے ذمے تو صاف صاف (اللہ کے احکام کا) پہنچا دینا ہے۔''

اور فرمایا:

وَہٰذَا کِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَکٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُونَ

(الانعام ۶/۱۰۰)

''(یہ برکت والی کتاب بھی ہم نے اتاری ہے، تو اس کی پیروی کرو اور (اللہ سے)

ڈرو تاکہ تم پر مہربانی کی جائے''

اور فرمایا:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور ۲۴/۶۳)

''جو لوگ پیغمبر کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے (ایسا نہ ہو کہ) ان پر (دنیا میں) کوئی آفت پڑ جائے یا (آخرت میں) تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔''

نیز فرمایا:

تِلْکَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۱۳ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ (النساء ۴/۱۳-۱۴)

''یہ تمام احکام) اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کی فرمان برداری کرے گا، اللہ اس کو بہشتوں (باغات) میں داخل کرے گا، جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی) ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے نکل جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے گا، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔''

ان آیات محکمات میں اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم ہے، کتاب اللہ کی اتباع کی ترغیب ہے، ہدایت و رحمت اور دخول جنت کو اللہ و رسول کی اطاعت کے ساتھ مشروط قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت و نافرمانی کی صورت میں فتنہ اور ذلت کے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ لہذا اے مسلمانو! اس سے ڈر جاو جس سے تمہیں اللہ تعالی نے ڈرایا ہے، اس چیز کے بجالانے میں سبقت کرو، جس کا اس نے حکم دیا ہے اور پھر اس سلسلہ میں اخلاص، صدق، شوق اور خوف کے پہلو کو بھی فراموش نہ کرو تو ہر چیز کے حاصل کرلینے اور دنیا و آخرت کے ہر شر سے محفوظ رہنے میں کامیاب ہوجاگے۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی سب سے بڑی اطاعت تو یہ ہے کہ اس کی شریعت کو نافذ کیا جائے، حکم شریعت کے سامنے سر تسلیم ورضا خم کردیا جائے، اس کی ایک دوسرے کو تلقین کی جائے اور اس کی مخالفت سے ڈرایا جائے تاکہ حسب ذیل آیت ارشاد باری تعالی پر عمل ہوسکے۔

(فَلَا وَرَبِّکَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوکَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء ۴/۶۵

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں، تب تک مومن نہیں ہوں گے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ لوگ اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتے جب تک اپنے تمام تنازعات میں رسول اللہ ﷺ کو منصف نہ بنالیں اور دکسی جبر واکرہ کے بغیر، تسلیم ورضا کے ساتھ آپؐ کے ارشادات کے سامنے سر اطاعت نہ جھکا دیں اور پھر اس ارشاد کا تعلق دین و دنیا کے تمام مسائل و مشکلات سے ہے۔ جیسے اپنی حیات طیبہ میں آپؐ کی ذات گرامی تمام مسائل میں منصف تھی، ایسے ہی اب آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی سنت منصف وحاکم ہے اور وہ شخص بلاشک وشبہ ایمان سے محروم ہے جو آپؐ کی سنت سے اعراض کرے یا اس کے سامنے سر تسلیم ورضا خم نہ کرے، ارشاد باری تعالی ہے:

(وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوری ۴۲/۱۰

''(اور تم جس بات (مسئلہ) میں اختلاف کرتے ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا''

اس دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالی ہی اپنے بندوں کے اختلافات کا فیصلہ فرماتا ہے، اس وحی کے ذریعے جو اس نے قرآن وسنت کی صورت میں اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمائی ہے اور قیامت کے دن وہ خود بنفس نفیس اپنے بندوں کے فیصلے فرمائے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِکَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی، کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے کیونکہ اسی پر دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی اور عزت اور قیامت کے دن عذاب الہی سے نجات کا انحصار ہے۔ اللہ تعالی نے صاحب حکومت لوگوں کی اطاعت کا اطاعت اللہ واطاعت رسول پر عطف کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور عامل کو دوبارہ ذکر نہیں فرمایا کیونکہ اولوالامر کی اطاعت صرف اسی صورت میں واجب ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر

مبنی ہو اور اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت و نافرمانی لازم آتی ہو تو پھر کسی بھی انسان کی اطاعت واجب نہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اطاعت تو صرف نیکی میں ہے'' اسی طرح آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''اگر خالق کی نافرمانی لازم آتی ہے تو پھر مخلوق کی اطاعت نہیں کیا جاتی'' پھر مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالی نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ اپنے تنازعات کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :

(فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (النساء ۴/۵۹

''اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔''

اللہ کی طرف رجوع کرنے سے مراد اس کی کتاب کریم کی طرف رجوع کرنا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع سے مراد آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں آپؐ کی ذات گرامی کی طرف اور بعد از وفات آپؐ کی سنت مطہرہ کی طرف رجوع کرنا ہے اور اس حکم کے بعد فرمایا کہ :

(ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹

''یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تمام مشکلات اور تنازعات کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانے ہی میں ان کی بہتری ہے اور دنیا و آخرت میں انجام کار کے اعتبار سے بھی اسی میں ان کی بھلائی ہے لہذا اے

اللہ کے بندو! اللہ تم پر اپنی رحمت کے پھول برسائے ! اس حقیقت کو جان لو! کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ تاکہ حیات طیبہ اور ابدی سعادت کی کامرانیاں تمہارا مقدر بن سکیں ارشاد باری تعالی ہے :

(مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (النحل ۱۶/۹۷

''جو مرد اور عورت بحال ایمان نیک عمل کرے ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔''

سب سے بدترین برائی اور خرابی یہ ہے کہ اللہ تعالی کی شریعت کو چھوڑ کر وضعی قوانین، انسانوں کے بنائے ہوئے نظام، آباواجداد کی عادات اور کاہنوں، جادوگروں اور نجومیوں کی باتوں کو اختیار کر لیا جائے جیسا کہ آج کل بہت سے لوگ ان باتوں میں مبتلا ہو کر اللہ تعالی کی شریعت کی بجائے انہی کو اپنے لیئے پسند کیئے ہوئے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑے نفاق، کفر و ظلم اور فسق کی بہت بڑی علامت اور ان احکام جاہلیت میں سے ہے جن کو قرآن کریم نے باطل قرار دیا اور جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے :

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ٦٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا

(النساء ۶۱/۶۰/۴)

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلے کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کا انکار کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر (سیدھے) راستے سے دور ڈال دے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف (رجوع کرو) اور پیغمبر کی طرف آو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ تم سے اعراض کرتے اور رکے جاتے ہیں۔''

اور فرمایا :

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ٤٩ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدۃ ۵/۴۹۔۵۰)

''اور جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے، اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے کہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں، اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں، کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم فیصلے کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لیئے اللہ سے اچھا حکم (فیصلہ) کس کا ہے۔''

نیز فرمایا :

(وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدۃ ۵/٤٤

''اور جو اللہ کے نازل کیئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو ایسے لوگ کافر ہیں۔''

(وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (المائدۃ ۵/۴۵

''اورجواللہ تعالی کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ کریں تووہی لوگ ظالم ہیں۔''

(وَمَن لَّم يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدۃ۵/۴۷

''اورجواللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکم نہ دیں توایسے لوگ نافرمان (فاسق) ہیں۔''

یہ اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سےاپنے بندوں کےلئے شدیدوعید ہے کہ وہ اس کی کتاب اوراس کے رسول ﷺ کی سنت سے اعراض کرکے کسی اورچیز کے مطابق حکم نہ دیں۔اس مقام پر اللہ تعالی نے نہایت صراحت کے ساتھ یہ بیان فرمایا ہے کہ جوشخص شریعت کے بغیر حکم دے،اورکافر،فاسق اورمنافقین واہل جاہلیت کے عادات واطوارکواپنائے ہوئے ہے۔لہذا مسلمانو!اس سے ڈرجاوجس سے اللہ تعالی نے تمہیں درایا ہے،ہرچیزمیں اس کی شریعت کے مطابق عمل کرو،شریعت کی مخالفت سے اجتناب کرو،آپس میں ایک دوسرے کواسی کی تلقین کرو،شریعت سے اعراض اوراس کی تنقیص کرنے والوں سے بغض رکھواورانہیں اپنا دشمن سمجھوتاکہ اللہ تعالی کر رحمت سے کامیاب ہوجاو،اس کے عذاب سے بچ جاو،اسی سے تم اپنے اس فرض کواداکرسکتے ہوجواللہ تعالی نے تم پرعائدکیا ہے کہ اس کے ان دوستوں کے دوست بن جاوجواس کی شریعت کے مطابق حکم دیتے ہیں اوراس کی کتاب اوراس کے رسول کی سنت پرراضی ہیں اوراس کے ان دشمنوں کے دشمن بن جاوجواس کی شریعت سے بے نیازاور

کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ سے اعراض کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اورآپ کوصراط مستقیم پرچلنے کی توفیق عطافرمائے،ہمیں اورآپ کوکافروں اورمنافقوں کی مشابہت سے،بچائے،اپنے دین کی مددفرمائے اوراپنے دشمنوں کوذلت ورسوائی سے دوچارکرے،بے شک وہ ہرچیزپرقادرہے۔

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ محمدوعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیراالی یوم الدین

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 466

محدث فتویٰ